

حضرت محمدؐ و الفِ ثانی

اور

مسلك اہل سنت و جماعت



ترجمہ و تفسیر
نہجہ شریعت احمدیہ
مخدومی دکنی قبلہ آغا پروہ فیض سرپرست ارا احمد جان سرمدی مخدومی مدظلہ

الطبعة مطبعة اسلام و لاہور
اسلامی جمہوریہ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُجِدِّ عَظَم

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد رفیع الدین صاحب دیوبند

شیخ احمد رضا قادری صاحب دیوبند

مدیر ادارہ مظہر اسلام لاہور

پتہ: ۱۰، ٹکسٹ، نزدیکی، لاہور

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۲۰۰۹ء

حضرت مجید الف ثانی

کا
نظریہ توحید

کتاب

تألیف: مولانا محمد سعید احمد مجیدی صاحب دیوبند

ترجمہ: مولانا

محمد رفیع الدین صاحب دیوبند

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت مجید الف ثانی

اور

مسکات النیل سنت و جماعت

ترجمہ: مولانا

نہرو: شیخ احمد سرمدی مجیدی صاحب دیوبند

ترجمہ: مولانا محمد رفیع الدین صاحب دیوبند

ادارہ مظہر اسلام، لاہور

اسلامی جمہوریہ پاکستان

شیخ الاسلام مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ

شاہی امام و خطیب جامع مسجد فتحپوری۔ دہلی

مجدد عصر سعادت لوح و قلم حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ

نام کتاب _____ حضرت مجدد الف ثانی اور مسلک اہل سنت و جماعت

مصنف _____ حضرت آغا پروفیسر پیر شاہ احمد جان سرہندی مجددی

صفحات _____ ۱۶

تعداد _____ (۱۱۰۰) گیا رہو

پروف ریڈنگ _____ قدرت اللہ بیگ (میرپور خاص، سندھ)

اشاعت بار اول _____ صفر المصفر ۱۴۳۲ھ / جنوری ۲۰۱۱ء

مطبع _____ شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور

جدید _____ دعائے خیر معاونین، ادارہ مظہر اسلام

نوٹ _____ بیرونی حضرات - 5/- روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر

طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

ادارہ مظہر اسلام

3/64 - نئی آبادی، مجاہد آباد، مغلیہ پورہ، لاہور۔ 54840

آج اہم الحمد للہ دوسرے ہزار سال کے مجدد علیہ الرحمہ کے حضور، ان کو خراج

عقیدت پیش کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ زندہ قومیں کبھی اپنے محسنوں کے احسانات

کو فراموش نہیں کرتیں۔ بلکہ شکر گزاری کے ساتھ انھیں یاد رکھتی ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی

کی روح پر فتوح بھینا ہماری ان حقیر کاوشوں سے خوش ہوگی۔ علاوہ ازیں ہمیں ان کی اور

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگان کرام کی دعا میں اور روحانی امداد ضرور حاصل ہو

گی۔ اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو بخشنی زیادہ محبت و الفت مسلک اہل سنت و

جماعت سے تھی۔ اس کے اظہار سے یقیناً ہمیں آنجناب علیہ الرحمہ کی خوشنودی حاصل ہو

گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ!!

۱۔ بر موقع چوتھویں سالانہ قومی امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کانفرنس مورخہ 30 جنوری 2011

بروز اتوار ۱۵ بجے دن ہفتہ صابو ان اقبال ہائیڈرو پورہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہر مذہب کا ایک مرکزی دائرہ ہوتا ہے اور مذہب کو اسی کے گرد گھومتا چاہیے۔ اگر کوئی مذہب اپنے اس مرکزی دائرے اور محور سے نکل جاتا ہے تو کسی اور محور یا مرکز میں گھومنا شروع کر دیتا ہے۔ اس عمل سے اُس کے عقائد و تعلیمات میں بنیادی فرق پڑ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس مذہب کی اصل صورت ہی مسخ ہو کر رہ جاتی ہے۔ تمام مذاہب کے ساتھ یہی کچھ ہوا۔ مگر اسلام پاک دنیا کا وہ واحد مذہب ہے کہ جس میں تجدید (Revival) کا ایک زبردست نظام موجود ہے۔ اور یہی تجدید (Revival) کا نظام اس کو اپنے مرکزی دائرے سے نکلنے نہیں دیتا۔ اُس کے (اسلام کے) اپنے مدار (محور) میں رہنے کے لیے ہمیشہ مسکین و مجتہدین، علماء و صلحا کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے۔ شاید اسی لیے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ "اَعْلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَمَا نَبِیَّاءُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ (میری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کی مانند ہیں)۔ اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُنْعِثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَاسِ کُلِّ مِلَّةٍ یَّسِّرُ لَهَا یَسْرَ دَلِیْلًا دِیْنِهَا (اخرچہ اوداؤں) یعنی اللہ تعالیٰ اس امت کی اصلاح کے لیے ہر صدی کے سرے پر تجدید (ایسے ہندے) بھیجتا رہے گا، جو اُس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرتے رہیں گے"۔ صاحب روضۃ القیومیہ نے یہ حدیث نقل فرمائی ہے: "کیا رھو جس صدی کے شروع میں اللہ تعالیٰ دو جاہل بادشاہوں کے درمیان ایک ایسا شخص بھیجے گا جو میرا ہم نام ہوگا۔ نور عظیم الشان ہوگا۔ ہزاروں انسان اُس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے" (خواجہ کمال الدین احسان: روضۃ القیومیہ، رکن اول، مطبوعہ لاہور ص ۳۷، ۳۸ بحوالہ جامع الذکر)۔ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "میری امت میں ایک شخص ہوگا، جس کو "صلحہ" (ملانے والا) کہا جائے گا، اس کی شفاعت سے اتنے اتنے لوگ جنت

میں داخل ہوں گے"۔ (جلال الدین سیوطی: جمع الجوامع، بحوالہ جواہر مجددیہ ص ۱۵)۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ دو واحد امتی ہیں، جنہوں نے تجدیدِ نبوت کرتے ہوئے اپنے آپ کو "صِلَّةُ بَیْنِ الْبَحْرَیْنِ" قرار دیا ہے۔ واقعی آپ نے دریائے شریعت و طریقت کو ملا کر ایک کر دیا۔ واقعی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ تمام مجددین و مصلحین کرام میں مصلح و مجدد ہزارہ دوم کے منصب پر فائز ہیں۔ اور ہر شخص اُن کی اس حیثیت کو تسلیم کرتا ہے۔

اسلام پاک کے عقائد و نظریات کا مرکز و محور مسلک اہل سنت و جماعت ہے۔ اور اہل سنت ہی فرقہ ناجیہ اسلام کا مرکز اور رول ہے۔ اور اہل سنت میں بھی خفی، نقشبندی، اور ماتریدی ہونا، اسلام کا عین قلب ہے۔ اس حقیقت کا ادراک نو مسلم انگریز مستشرق پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون نے خوب کیا، کہ جب انہوں نے دیکھا کہ سارے جہاں کے دشمنان اسلام اہل سنت و جماعت عوام اور حکومتوں کے دشمن ہیں اور باقی اسلام کے سارے دعویداروں کے ظاہر یا باطن میں معین و مددگار ہیں۔ اس لیے سچا اسلام وہی ہے جو علمائے اہل سنت و جماعت پیش کر رہے ہیں۔ (صراطِ مستقیم: از استاذی پروفیسر ڈاکٹر مولینا محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ ص ۵۳ بر حاشیہ)

چونکہ آپ کی ذات گرامی دوسرے ہزار سال میں اسلام کی عین یا مرکز ہے۔ اس حیثیت سے آپ نے مسلک اہل سنت و جماعت کی حفاظت و بہتر تشریح و توضیح کی۔ مسلک اہل سنت کو اس طرح سے پاک و صاف کیا جیسے صراف سونے کو کٹھالی میں ڈال کر تپا کر پاک و صاف کر دیتا ہے۔ آپ نے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ﷺ اور مسلک اہل سنت کو ہی وہ کسوٹی قرار دیا، جس پر ہر عقیدے کو آزمایا جائے۔ کیوں کہ اس کے بغیر کھرے کھوٹے کو پہچانا نہیں جاسکتا ہے۔ آپ نے بعد میں آنے والوں کے لیے "منزل مقصود" تک جو کہ اسلام کا مطلع نظر ہے پہنچنے کے لیے صاف سیدھی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائی۔

امتداد زمانہ سے جو کمروہات عقائد اہل سنت میں در آئے تھے انہیں نکالا۔

شیخ فرید بخاری علیہ الرحمہ کو اپنے ایک مکتوب گرامی میں فرماتے ہیں کہ:

”شرح شریف کے مکلف حضرات پر سب سے پہلے ضروری ہے کہ علمائے اہل سنت بشکو اللہ تعالیٰ سغیہم کی آراء کے مطابق اپنے عقائد کو درست کریں۔ کیوں کہ آخرت کی نجات ان ہی بزرگواروں کی بے خطا آراء اور اقوال کی تابعداری پر موقوف ہے۔ اور فرقہ ناجیہ بھی یہی لوگ اور ان کے تبعین ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو آنحضرت صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجمعین اور ان کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طریق پر قائم ہیں۔ اور ان علوم میں جو کتاب و سنت سے حاصل ہوئے ہیں وہی معتبر ہیں جو ان بزرگواروں نے کتاب و سنت سے اخذ کیے اور سمجھے ہیں۔ کیوں کہ ہر بدعتی اور گمراہ بھی اپنے فاسد عقائد کو اپنے خیال فاسد میں کتاب و سنت ہی سے اخذ کرتا ہے۔ لہذا ان کے اخذ کردہ معانی میں سے ہر معانی پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔“ (بنام شیخ فرید مکتوب ۱۹۳ دفتر اول مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ)

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا دور (۱۵۶۳ء تا ۱۶۲۳ء) اہل

سنت کے لیے ایک نہایت پر آشوب دور تھا۔ ہر طرف سے اسلام پاک یا اس کے اس فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت جو اسلام کا مرکز و محور ہے، کے مسلک پر تند و تیز حملے ہو رہے تھے۔ کفار اور گم راہ فرقوں کی پوری کوشش تھی کہ کسی نہ کسی طرح اہل سنت و جماعت کی شیرازہ بندی کو توڑا جائے۔ اس لیے مسلک اہل سنت و جماعت پر ہر طرف سے شدید حملے ہو رہے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی کی ذات گرامی ہی وہ واحد ہستی تھی کہ جن کو بقول علامہ اقبال:

ع اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار!!

آپ کو ان خطرات کی تنگینی کا شدید اور اک بھی تھا، اور آپ کی ذات گرامی ہی

امت مسلمہ کی وہ واحد سربراہ و رہبر ہستی تھی جو ان خطرات عظیمہ کا کما حقہ مقابلہ کر سکتی تھی۔ آپ کا سر مبارک ہی وہ موزوں ترین سر تھا کہ جس پر ”مجدد الف ثانی“ کا تاج زرین بجا دیا جاسکتا تھا۔

قارئین کرام! یقین فرمائیں، اگر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کفار و منافقین، گم راہ فرقوں، بالخصوص گم راہ مٹھہ فہن، دہریوں اور شیعوں کے سخت ترین حملوں سے مسلک اہل سنت و جماعت کا دفاع نہ کرتے، اور ظالم و جاہل بادشاہوں جو اپنی خدائی کا فرعون و نمروہ کی طرح دم بھرتے تھے۔ اور اپنے آپ کو نجد سے کراتے تھے۔ ان کی خدائی اور غرور کا بھانڈا نہ پھوڑتے، تو نجانے کتنی بڑی خرابی دین و مسلک میں پیدا ہو جاتی۔ آپ نے ہر محاذ پر مسلک اہل سنت و جماعت کا دفاع کیا۔ شیعیت کی لہر ہو یا الحاد کبریٰ کی اٹھتی ہوئی آندھی، آپ نے ہر لہر کے تھپڑے سے اور ہر طوفان کا رخ موڑ دیا، کہ جس کے جھوکے مسلک اہل سنت کے چراغ کو بجھانے کے درپے تھے۔ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے آپ کے احسانات کو شکرگزاری سے گنوانے کے بعد آخر میں یہاں تک فرمادیا:

”ان کی جلالت شان یہاں تک پہنچی کہ ان کے متعلق بے خوف و

خطر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان سے محبت رکھنے والا مؤمن منجی ہے اور ان

سے عداوت رکھنے والا فاجر و شقی ہے“ (شیخ محمد صالح زواہی، نفائس الصالحات

فی تہذیب البائیات الصالحات، مکہ مکرمہ ۱۴۰۰ھ، ص ۳۰، بحوالہ مجدد ہزارہ دوم از:

پروفیسر ڈاکٹر مولانا محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ)

کیوں کہ آپ کی ذات گرامی، مسلک اہل سنت و جماعت کا یلین اور مرکز ہے۔

لہذا مسلک دیوبند کے مولوی رشید احمد گنگوہی (م ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۰۵ء)، مسلک اہل حدیث

کے نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۸ھ/ ۱۸۹۰ء)۔ مسلک بریلوی کے قائد مولانا احمد رضا خان بریلوی (م ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) آپ کے خلیفہ مفتی ضیاء الدین مدنی (م ۱۳۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء) اور جدید دانشوروں کی محبوب شخصیت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال (م ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء) الغرض سب ہی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔

(صراط مستقیم، ص ۵: از اسٹاڈی ڈاکٹر محمد سعید احمد صاحب علیہ الرحمہ)

یہاں آپ کے ارشادات عالیہ کو مختصراً پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ جو مسک اہل سنت و جماعت کی اساس ہیں۔

آپ کے ارشادات عالیہ:

❶ ذات باری تعالیٰ کے بارے میں آپ کا تصور ہے: ”اللہ تعالیٰ اپنی ذات مقدس کے ساتھ موجود ہے، اور تمام اشیاء اس تعالیٰ کی ایجاد سے موجود ہیں۔“ (صراط مستقیم ص ۸)

❷ **توحید** سے مراد یہ ہے کہ قلب کو ماسوائے حق تعالیٰ کی توجہ سے خلاصی حاصل ہو جائے جب تک دل ماسوائے حق (غیر حق) کی گرفتاری میں پھنسا ہوا ہے، اگرچہ بہت ہی تھوڑا ہو تو حید والوں سے نہیں ہے۔“ (بحوالہ صراط مستقیم ص ۸)

❸ نقائص و عیوب کو اللہ تعالیٰ سے نسبت دینے کے خلاف ہیں: ”اور نقائص کی باتیں حق سبحانہ و تعالیٰ کی جناب اقدس میں منسوب ہیں۔ اور حق تعالیٰ جواہر، اجسام اور اعراض کی صفات و لوازم سے پاک اور مُسَرَّہ ہے۔ نیز زمان و مکان اور ہمت کی بھی حضرت حق تعالیٰ کی شان میں گنجائش نہیں ہے۔ کیوں کہ سب چیزیں اسی کی مخلوق ہیں۔“ (۳)

❹ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی معراج کے قائل ہیں اور اس کے بھی قائل ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باری تعالیٰ کا دیدار فرمایا:

”عجب معراج میں آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رویت (باری تعالیٰ) دنیا میں واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ آخرت میں واقع ہوئی ہے۔ کیوں کہ آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس رات جب مکان و زمان کے دائرے سے باہر پہنچ گئے۔ اور تنگی مکان سے نکل گئے تو ازل و ابد کو آں واحد پایا۔ اور ابتداء و انتہا کو ایک نقطہ میں متحد دیکھا، اہل بہشت کو جو ہزار ہا سال کے بعد بہشت میں جائیں گے، دیکھ لیا۔“ (۳)

❶ نیز فرماتے ہیں: ”قرآن مجید خداوند جل سلطانہ کا کلام ہے۔“ (۵)

❷ ”طریقت و حقیقت دونوں شریعت کی خادم ہیں“ (مکتوبات جلد اول، مکتوب ۳۰)

❸ ”طریقت و شریعت ایک دوسرے کا عین ہیں“

❹ ”طریقہ نقشبندیہ میں سنت کی پیروی لازم ہے“ (مکتوبات جلد اول، مکتوب ۲۱۲)

❺ آپ علیہ الرحمہ نے جہانگیر کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، آپ فرماتے ہیں کہ ”حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام حق جل و علا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خُلِقْتُ مِنْ نُورِ اللَّهِ (میری پیدائش اللہ کے نور سے ہوئی ہے)“ (۶)

❶ فرماتے ہیں: ”جن محروموں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بشار کیا اور دوسرے انسانوں کی طرح ان کو تصور کیا، تو لازمی طور پر وہ آپ ﷺ کے منکر ہو گئے۔ اور جن سعادت مندوں نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسالت و رحمت عالمیان کے عنوان سے جانا اور باقی تمام لوگوں سے ممتاز دیکھا وہ ایمان کی دولت سے مشرف ہو گئے اور نجات پا گئے“ (۷)

❷ آپ فرماتے ہیں کہ: ”حضور انور ﷺ کا سایہ نہ تھا“ (۸)

❸ ”عظمت مصطفیٰ ﷺ قیامت کو ہی معلوم ہوگی۔ جب تمام انبیائے کرام آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے چھٹے تھے ہوں گے" (۹)

آپ نے محبت رسول مقبول ﷺ کے ضمن میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔ "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایماندار نہ ہوگا جب تک اس کو دیوانہ نہ کہا جائے۔" (۱۰)

میلا دشریف کے بارے میں فرماتے ہیں: "مجلس میلا دشریف میں اگر اچھی آواز کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کی جائے اور حضور ﷺ کی نعت شریف اور منقبت کے قصیدے پڑھے جائیں تو اس میں کیا حرج ہے؟" (۱۱)

آپ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت بلکہ ابرار (نیکوں) کی شفاعت کے بھی قائل ہیں (۱۲)

آپ افضلیت شیعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے قائل ہیں۔ (۱۳)
ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کے قائل ہیں۔
(دفتر اول مکتوب ۲۶)

آپ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی تاکید کرتے ہیں۔ (۱۴)
حضرات حسین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے محبت کی تاکید میں حدیث شریف و نقل فرمایا ہے۔ (۱۵)

آپ حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ناراضگی کی تہدید پر حدیث شریف لائے ہیں۔ (۱۶)

اتہات المؤمنین رضوان اللہ علیہم اجمعین بالخصوص ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان بیان فرمائی ہے (دفتر دوم مکتوب ۳۶) فرماتے ہیں:
"وہ شخص بہت ہی جاہل ہے جو اہل سنت و جماعت کو اہل بیت کا عجب نہیں سمجھتا"

اور اہل بیت سے محبت کرنا شیعوں کا خاصہ جانتا ہے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا شیعیت نہیں بلکہ اصحاب ثلاثہ کی شان میں خیر اکرا شیعیت ہے۔ اور صحابہ کرام سے بیزاری قابل مذمت و ملامت ہے۔ امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "اگر آل محمد رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنا شیعیت ہے۔ تو جن و انس گواہ رہیں میں شیعہ ہوں" (۱۶)

بلکہ ایک جگہ فرماتے ہیں: "یوقت موت ایمان پر خاتمہ میں اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنے کو بڑا دخل ہے" (۱۷)

آپ ترمذی شریف کی حدیث نقل فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: "ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اس امت میں سب سے افضل ہیں، جو کوئی مجھ کو ان دونوں پر فضیلت دے وہ مغتری ہے۔ اور میں اس کو اتنے کوڑے لگاؤں گا جتنے مغتری کو لگاتے ہیں" (۱۸)

نقطہ میں خلفائے راشدین کے ذکر کو اہل سنت کا شعار فرماتے ہیں۔

(دفتر دوم مکتوب ۱۵)
آپ نے مسلک اہل سنت کے دفاع میں رسالہ "ردّ روافض" جیسی بنیادی اور اہم تصنیف لکھی۔ جس کی تشریح حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نے فرمائی۔
دشمنان صحابہ کو کم راہ قرار دیتے ہیں۔ (دفتر اول مکتوب ۲۵۱)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو زہیر رضی اللہ عنہ کی عظمت کے قائل ہیں۔ (دفتر دوم مکتوب ۳۶)
تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضور انور ﷺ کی شرف صحبت کی وجہ سے امت مسلمہ میں سب سے بڑا خیال فرماتے ہیں۔ (دفتر اول مکتوب ۵۹)
مشاجرات صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نیک نیتی پر مبنی تھے۔

(دفتر دوم، مکتوب ۳۶)

اہل بیت عظام کی محبت جزو ایمان ہے۔ (دفتر دوم، مکتوب ۳۶)

فرقہ ناجیہ صرف اہل سنت و جماعت ہیں۔ (دفتر اول، مکتوب ۸۰)

اعتقادی خرابی میں مغفرت کی گنجائش نہیں ہے۔ (دفتر دوم، مکتوب ۲۷)

آپ کو سنت نبوی سے عشق تھا۔ (دفتر اول، مکتوب ۳۷)

جس امر میں سنت و بدعت دونوں کا اجتماع ہو تو اس کو ترک کیا جائے۔

(دفتر اول، مکتوب ۳۱۳)

محبت و صحبت اولیاء کی تاکید کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: ”ان کی صحبت کی کیا برکتیں

بیان کی جائیں، یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ حق تعالیٰ عزوجل کے دوست کسی بھی

شخص کو قبول کر لیں۔ چہ جائیکہ اس کو محبت و قربت سے ممتاز فرمائیں۔ یہ وہ لوگ

ہیں کہ جن کا ہم نشین کبھی بد نصیب نہیں ہوتا۔ غرض یہ کہ ان کی صحبت کو غنیمت

جائیں اور آداب محبت کو مد نظر رکھیں تاکہ تاثیر پیدا ہو“ (جد اول، مکتوب ۸۷)

آپ کا ایک حیرت انگیز مشاہدہ یہ تھا کہ حضرت خضر الیاس علیہما السلام نے آپ

سے فرمایا کہ ”ہم عالم ارواح میں سے ہیں۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۸۲)

آپ انبیاء و اولیاء کے توسل (وسیلہ) کے قائل ہیں۔ فرماتے ہیں: ”آپ علیہ و

علی آلہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ کے بغیر کسی کو مطلوب (اللہ تعالیٰ) تک وصول

محال ہے۔“ (دفتر سوم، مکتوب ۱۲۲)

اولیائے کرام کے توسل پر بھی آپ کے بہت سے مکتوب ہیں۔

آپ محافل عرس میں شرکت فرماتے تھے۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۳۳)

مگر سرور و غنا کے قائل نہ تھے۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۲۶)

آپ نے حکم دیا کہ حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کے مزار کی چادر آپ کے

کفن کے لیے محفوظ کی جائے۔ (خواجہ محمد ہاشم کشمیری، زبدۃ المقامات، ص ۲۸۴)

آپ ایصالِ ثواب کے قائل تھے۔

(دفتر اول، مکتوب ۴۴ اور دفتر دوم، مکتوب ۳۶، و دفتر دوم، مکتوب ۳۶)

وہ چشم خود ملاحظہ فرماتے ہیں کہ ایصالِ ثواب سے مرحومین مستفیض ہو رہے

ہیں۔ (۱۹)

آپ جتنا سنہوں پر زور دیتے ہیں، اتنا ہی بدعات سے پرہیز کی ہدایت کرتے

ہیں۔ (۲۰)

آپ نے احیاء سنت کی تحریک چلائی۔ (۲۰)

ایک مکتوب میں فرماتے ہیں کہ: ”مگر اس وقت جب کہ اسلام ضعیف ہے،

بدعتوں کی ظلمتوں کو برداشت کرنے کی کوئی صورت ہی نہیں“ (۲۱)

آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ: امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ، حضرت جعفر الصادق علیہ

الرحمہ سے فیض یافتہ تھے۔“ (۲۲)

ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں: ”اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ولایت کے کمالات فقہ شافعیہ

کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں۔ اور نبوت کے کمالات کو فقہ حنفی کے ساتھ مناسبت

ہے۔“ (۲۳)

ایک اور جگہ حضرت خواجہ محمد پارسی علیہ الرحمہ کے اس قول کی تشریح فرماتے ہوئے

لکھتے ہیں کہ ”حضرت روح اللہ علیہ السلام کا اجتہاد، حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ

کے اجتہاد کے موافق ہوگا“ (۲۴)

امام اعظم کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مانند ہے۔ (دفتر اول، مکتوب ۲۴۳)

حضرت مجدد الف ثانی..... دو قومی نظریہ کے بانی

محبت سے معمور دل کے کرم بند شریف میں آپ کے حجاز اقدس پر حاضر ہونے تھے۔ بعد ازاں اپنے قلمی تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا: "سجاد و فطین علیہ السلام صادق مرحوم نے میرے لیے حجاز مبارک پر تکیہ کر دیا تھا۔ میں ایک گھنٹے تک مراقب رہا اور حضرت مجدد الف ثانی کی روح میری طرف محبت آمیز رنگ میں متوجہ رہی۔ مجھے ماحول کا احساس نہیں رہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت کے سامنے بیٹھا ہوا ہوں اور حضرت مجھ سے فرما رہے ہیں کہ تمہاری دینی خدمات سرکار دو عالم ﷺ کی یادگاہ میں مقبول ہوگئی ہیں۔ آج حضور ﷺ کی قرب فائز نگاہ کرم ہے۔ میرے قلب میں سوز و گداز کی ایسی کیفیت پیدا ہوئی جس کا اظہار لفظوں میں نہیں ہو سکتا اور مجھے یہ اندازہ ہوا کہ خصال خدا کا فیض بعد از وفات بھی جاری رہتا ہے اور یہ بھی اندازہ ہوا کہ حضور انور ﷺ کے روضہ مبارک سے کس قدر فیضان جاری ہے۔ وقت کا نام بار بار دہری رہا۔ زمان و مکان کا احساس ختم ہو گیا تھا۔ روحانی فیض میرے دگ و پے میں جاری تھا۔ دل میں اس قدر وسعت پڑا تھا کہ ساری کائنات اس میں سما گئی۔"

آپ نے ہندوستان کے مخصوص سیاسی و سماجی تناظر میں ہندو مسلم مسئلہ کا حل احترام یا اتحاد کی بجائے پر امن بقائے باہمی اور رواداری کو قرار دیا اور فرمایا کہ "مسلمان اپنے دین پر اور کفار اپنے دین پر ہیں۔ آپسب کر یہ لکھ دیکھ کر دین کا مطلب یہی ہے۔" اگرچہ یہاں کہا جائے کہ حضرت مجدد الف ثانی برصغیر میں دو قومی نظریہ کے بانی ہیں تو مبالغہ نہ ہوگا کیونکہ بعد کے حالات نے آپ کے نقطہ نظر کی سچائی پر سر تصدیق ثبت کر دکھائی اور ہندوستان میں نہ صرف ہندو مسلم اتحاد کا خواب چمکا چور ہو گیا بلکہ یہ نقطہ تا آخر مسلمانوں اور ہندوؤں کی درمیان دو ملکوں میں بھی تقسیم ہو گیا۔ دورِ عالم میں اسلامی تشخص

حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف مجدد الف ثانی کا اصل کارنامہ مولانا ابوالحسن علی ندوی کے مطابق یہ ہے کہ انہوں نے نبوت محمدی ﷺ اور اس کی اہمیت و ضرورت پر امت میں اعتقاد و اعتماد بحال اور مستحکم کر دیا۔ ان کی تجدیدی تحریک سے ان تمام قوتوں کا سد باب ہو گیا جو اس وقت عالم اسلام میں منہ پھیناٹے اسلام کے فخر طیبہ اور اس کے پورے اعتقادی، فکری، دروہانی، فکرم کو کھل لینے کے لیے چار تھے۔ ان قوتوں میں اکبر کا حسن النبی و راسخین جدید بھی شامل تھا جو ہندوستان میں نبوت و شریعت محمدی ﷺ کی جگہ لینے اور اس کا بدل بننے کا دینی تھا۔

حضرت مجدد الف ثانی کی حیات و خدمات کے مطالعہ سے یہ حقیقت روز روشن کی مانند واضح ہو جاتی ہے کہ آپ نے ہندوستان کے مسلمانوں کو برصغیر اور وحدت اور ایمان کے اندھے کونٹوں میں گر کر ہلاک ہونے سے بچا



لیا اور ان کے قلوب کو از سر نو دین اسلام کے نور سے منور فرما دیا۔ صدرِ تبلیغ کے مقدس فریضے کی انجام دہی کے دوران آپ نے قید و بند کی صعوبتیں اور تکالیف کو بڑی اشتقامت اور خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور اکبر و جہانگیر کے آگے سر جھکانے سے انکار کر دیا۔ مقرر پاکستان حضرت علامہ محمد اقبال آپ کی عزت و ہندوستان کے چار حاکم احیاء کے آگے بند باندھنے اور ہندوستان میں دین اسلام کی اصل روح کی وضاحت و سر بلندی کے لیے آپ کی لازوال خدمات کے بڑے معتقد تھے اور

(۱۰) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول، حصہ دوم: مکتوب ۲۷۳

(۱۱) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۷۲

(۱۲) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول، حصہ دوم: مکتوب ۲۷۳

(۱۳) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول: مکتوب ۲۵۱

(۱۴) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۳۶

(۱۵) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۳۶

(۱۶) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۳۶

(۱۷) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد سوم: مکتوب ۷۷ اور مکتوب ۶۷ جلد دوم

(۱۸) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد سوم: مکتوب ۱۷

(۱۹) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۳۶

(۲۰) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد سوم: مکتوب ۱۰۵

(۲۱) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۲۳

(۲۲) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول: مکتوب ۲۸۹

(۲۳) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول: مکتوب ۲۸۲

(۲۴) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۵۵

(۲۵) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۵۵

(۲۶) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۵۵

(۲۷) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد دوم: مکتوب ۵۵

(۲۸) مکتوبات امام ربانی علیہ الرحمہ: جلد اول: مکتوب ۹۳

کے احیاء کے لیے حضرت مجدد الف ثانی کی خدمات کے حوالے سے نظریہ پاکستان لرست نے اربعہ کارکنان تحریک پاکستان لاہور میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا جس سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز صوفائی اور نظریہ پاکستان لرست کے چیئر مین جناب مجید نظامی نے کہا کہ پاکستان اسلام دشمن قوتوں کی آنکھوں میں گائے کی مانند ٹھک رہا ہے اور ان کے لیے ایک اسلامی طاقت کا اٹھنا قوت ہونا ناقابلِ برداشت ہے۔ امریکہ اسرائیلی اور بھارت پر مشتمل شیطانی اتحاد بھی پاکستان کی اٹھتی قوت قصبہ کرنے کے نئے سر جوڑے بیٹھ ہے لہذا ہمیں ان کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے اپنی اور ہمسائیہ طور پر تیار رہنا ہوگا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم خود کو صحیح معنوں میں حضرت مجدد الف ثانی کا پیروکار بنائیں۔ نظریہ پاکستان لرست کے دانش چیئر مین پروفیسر ڈاکٹر رفیع احمد نے کہا کہ ہمیں اپنی حق سس کو حضرت مجدد الف ثانی کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا چاہئے کیونکہ آپ ہماری آزادی کے عرصہ کو مضبوط کرنے والے تھے۔ سجادہ نشین آستانہ عالیہ پورہ شریف حضرت پیر سید محمد کبیر علی شاہ نے اپنے ایمان المرور خطاب میں کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی نے بڑی بے باکی سے حق گوئی کا فریضہ ادا کیا اور حضور پاک ﷺ کے دین کو صحیح کرنے کی سازشوں کو ناکام بنادیا۔ آج کے دور میں قدرت نے نظریہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام جناب مجید نظامی کو تفویض کر رکھا

ہے جسے وہ اور ان کے ساتھی پر دینی زندگی سے بھرا ہے ہیں۔ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرفیور شریف صاحبزادہ میاں فکیل احمد شرفیوری نے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی نے برصغیر میں دو قومی نظریہ کی بنیاد رکھی جسے جناب مجید نظامی مضبوط سے مضبوط کر رہے ہیں۔

معروف دینی سکالر پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد ظہور نے کہا کہ اسرائیلی کے سابق وزیر اعظم ڈیوڈ بن گوریان نے 1987ء کی عرب اسرائیلی جنگ میں کامیابی کے بعد لندن میں یہ بیان دیا تھا کہ اب کوئی عرب ملک اسرائیلی کے خلاف سر نہیں اٹھا سکے گا تاہم ہمیں اصل خطرہ پاکستان اور پاکستانیوں سے ہے اور ہم ان کے سوا دنیا میں کسی سے نہیں ڈرتے۔ انہوں نے کہا یہی وجہ ہے کہ یہودیوں نے ایک سازش کے تحت دنیا کی اس سب سے بڑی اسلامی طاقت کو 1971ء میں روخت کر دیا۔ وہاب بھی آس پاس کے بیٹھے ہیں کہ وہشت گردی کی صورت میں پاکستان کو جو موجودہ بحران لاحق ہے اس سے پاکستان کامیابی سے عہدہ برآ نہیں ہو سکے گا لیکن آپ دیکھیں گے کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہم اس سے ہاتھ ملت ہمارے اٹھ آئیں گے۔ حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیمات سے ہمیں یہی درس ملتا ہے کہ ہم کفر کی سازشوں کا قوت ایوانی سے مقابلہ کریں نیز کائنات عظمیٰ اور عرصہ محمد اقبالؒ نے ہمیں جن خطرات سے آگاہ فرمایا تھا ان سے بھرپور ہیں۔

ادارہ مظہر اسلام، لاہور
اسلامی جمہوریہ پاکستان